Al-Kashaf: Research Journal for Social Sciences (Miscellaneous)
Volume: 03, No: 01. January – June 2023
ISSN: 2790 – 8798; E-ISSN: 2790 – 8801

مفتی عبدالقیوم ہزاروی اور تعمیرِ شخصیت کے اسالیب

Examining the Approaches of Mufti Abdul Qayyum *Hazarvi* for Character Building

Muhammad Tahir Aziz[*] *Hafiz Muhammad Bilal*[**] *Muhammad Safdar*[***]
[*] *Director, Lørenskog Muslim Center, Norway*
[**] *M.Phil., Department of Islamic Studies, GC University, Lahore, Pakistan*
[***]*M.Phil. Research Scholar Faculty of Usuluddin, International Islamic University Islamabad, Pakistan*

KEYWORDS

Contemporary Challenges
Character Building
Mufti Abdul Qayyum's Contributions

ABSTRACT

In contemporary times, a myriad of challenges across administrative, judicial, economic, political, educational, and societal realms underscores the shortage of capable individuals. Both private and governmental spheres lack a specific framework for character building in Pakistan. This article looks into how Mufti Abdul Qayyum contributed to this field. It aims to dissect *Hazarvi's* multifaceted efforts in nurturing individuals across educational, pedagogical, literary, and organizational domains. To do this, the study adopts a qualitative research methodology and ensures analytical analysis. The paper is structured into parts for better comprehension. Ultimately, it offers guidance to individuals and the government on enhancing character-building initiatives across various sectors. Additionally, this research encourages further exploration of novel dimensions within the realm of character development.

تمہید

عصرِ حاضر کے ہمہ جہت نوازل و قضایا کے تدارک کے لئے قحط الرجال کا سامنا ہے۔ پاکستان میں انتظامی، عدالتی، معاشی و سیاسی، اور تعلیمی و معاشرتی امور کی انجام دہی میں رجال سازی ناگزیر امر ہے جس کے لئے نجی و سرکاری سطح پر کسی مخصوص نظم فقدان ہے۔ یہ مقالہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی اور تعمیرِ شخصیت کے اسالیب پر گفتگو کرتا ہے۔ اس مطالعہ کا کلیدی ہدف ہزاروی کی تعلیمی، تدریسی، تصنیفی، اور تنظیمی سطح پر افراد سازی کا تجزیہ کرنا ہے۔ اس تحقیق میں بنیادی سوال یہ ہے کہ فرد سازی کے لئے انفرادی اور اجتماعی سطح پر ممکنہ اسالیب کیا ہیں اور ہزاروی نے ان کا استعمال کیسے کیا۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے اس تحقیق میں معیاری طریقہ تحقیق کو اختیار کرتے ہوئے تجزیاتی مطالعہ کی کوشش کی گئی ہے۔ آسان فہم بنانے کے لئے یہ مقالہ متعدد حصوں میں منقسم ہے۔ بلاشبہ یہ تحقیق نجی و سرکاری افراد اور اداروں کو نصاب سازی اور دیگر جہات میں تعمیرِ شخصیت کی بابت راہ نمائی مہیا کرتی ہے۔

کلیدی الفاظ: تعمیر شخصیت، عصر حاضر کے مسائل، کردار سازی، مفتی عبدالقیوم کی خدمات

تعارف

*Corresponding Author: Muhammad Safdar
Email Address: safdarhusain282@gmail.com

دین اسلام کی تبلیغ واشاعت صحابہ کرام اور تابعین و تبع تابعین کے بعد کے علماء وصلحاء کے ذمہ داری ٹھہری۔ان علماء وصلحاء نے صحیح معنوں میں دین کی اشاعت کا حق ادا کیااور حضور سید عالم فخر کون و مکاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس وراثت کو آگے پہنچایا ساتھ ساتھ اس کی امین و محافظ شخصیات پیدا کیں جنھوں نے امت کے لئے مشعل راہ اور مسیحا کا کردار ادا کیا۔ان حق ادا کرنے والوں اور صحیح معنوں میں امین و محافظ شخصیات پیدا کرنے میں ایک عظیم نام مفتی پاکستان مفتی عبدالقیوم ہزاروی کا ہے۔آپ نہ صرف خود ایک ماہر علوم وفنون تھے بلکہ ایک علوم وفنون گر تھے۔آپ کے تیار کردہ لوگوں کا فن تصنیف میں جو سکہ چلاوہ اپنی مثال آپ ہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو کیمیا گری اور افراد تیار کرنے کا بھی بھرپور ملکہ عطا کیا تھا۔اُنھوں نے ہر شعبہ میں دین کی خدمت کے لیے افراد تیار کیے۔جس شعبہ کی ذمہ داری کسی کو سونپی اُس نے احسن طریقہ سے اُسے سرانجام دیا،یوں کہنا بھی بے جا نہیں کہ اُنھوں نے جس کے ذمے جو کام لگایا،اللہ نے ان کے حکم کی برکت سے اُسے وہ کام کرنے کا بہترین سلیقہ عطافرمادیا۔ہزاروی طلباء سے فرماتے کہ آپ کو اپنے کام اور پڑھائی میں اس طرح مگن ہونا چاہیے کہ جیسا کہ آپ کو سب کچھ بھولا ہوا ہو۔ہم آپ کے کھانے،آرام اور ہر ضروریات کا خیال رکھیں گے۔ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے بے شمار اور اہم کارنامے سرانجام دیئے۔ان ہی کارناموں میں آپ نے تنظیم المدارس اہل سنت کی ترقی اور عروج میں اپنا کردار ادا کیا وہ ناقابل فراموش ہے۔

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ ہزارہ ڈویژن کے ایک علمی وروحانی خاندان کے چشم وچراغ تھے۔آپ ۲۹ شعبان المعظم ۱۳۵۲ھ بمطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۳۳ء کو میر اکلاں اپر تناول، ضلع مانسہرہ میں پیدا ہوئے۔آپ کے خاندان کو بیسیوں علماء اور حفاظ پیدا کرنے کا اعزاز رہا۔ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف علمی وروحانی خانوادہ میں آنکھ کھولی اور خود علم دین حاصل کیا بلکہ آپ کی سرپرستی میں آپ کے خاندان کے بے شمار افراد علوم دینیہ سے بہرہ ور ہوئے۔آپ کی کنیت ابوسعید تھی جبکہ مفتی اعظم پاکستان کے لقب سے مشہور ہوئے۔آپ سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت ہوئے۔آپ مسلکا حنفی تھے لیکن اپنے علاقہ ہزارہ کی نسبت سے ہزاروی مشہور ہوئے۔آپ نے اپنے وقت کے جن عظیم اور فن کے امام اساتذہ کرام سے علم حاصل کیا مولانا حمید اللہ ہزاروی (والد ماجد)، مولانا محبوب الرحمن ہزاروی، مولانا محب النبی، مولانا سید محمد انور شاہ،جیندھڑ شریف میں پیر سائیں گوہر علی (پیر عارف باللہ اور علم لدنی تھے)،ابوالبرکات سید احمد قادری، غلام رسول رضوی،اور محدث اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد قادری سے سند حدیث حاصل کی،غازی کشمیر امیر تحریک ختم نبوت ابوالحسنات قادری،غزالی زماں سید احمد سعید کاظمی، مناظر اسلام عبدالغفور ہزاروی اور دیگر کبار علماء کرام کی موجودگی میں محدث اعظم کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے سر پر دستار فضیلت سجائی۔آپ نے ۱۹۵۳ء میں محدث اعظم پاکستان سردار احمد قادری رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ابتدا میں دارالعلوم حزب الاحناف اور جامعہ رضویہ پیر محل میں پھر ۱۹۵۶ سے جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں تدریس کا آغاز فرمایا اور تادم آخر تدریس فرماتے رہے۔آپ جشن عید میلاد النبی کے سلسلہ میں کرنل معمر قذافی کی دعوت پر لیبیا بھی تشریف لے گئے۔ مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ ایک مدرسہ کے صرف مہتمم و ناظم کی حیثیت نہیں رکھتے تھے بلکہ آپ دور اندیش ،بصیرت اور فراست کے متحمل شخصیت تھے۔آپ کی پاکستان میں سیاسی وسماجی سطح پر خدمات واضح اور روشن ہیں۔

ہزاروی جامعہ نظامیہ میں تدریس کے ساتھ ساتھ مختلف منصب پر فائز رہے جن میں ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس (۱۹۷۴ءتا۲۰۰۱ء)، صدر تنظیم المدارس (۲۰۰۱ءتا۲۰۰۳ء)، چیئرمین سپریم کونسل آف جماعت اہل سنت، ممبر ایڈوائزری کونسل آف وزارت داخلہ شامل ہیں۔ ہزاروی مورخہ ۲۶ اگست ۲۰۰۳ء بروز منگل بعداز نماز مغرب اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ بروز بدھ ۲۷ اگست ۲۰۰۳ء کو عتیق اسٹیڈیم نزد بادشاہی مسجد لاہور میں پچاس ہزار سے زائد علما ومشائخ پاکستان اور عوام اہل سنت نے نماز جنازہ ادا کیا۔ نماز جنازہ کی امامت قائد ملت اسلامیہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ نے کی ۔جب کہ جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ میں ہزارہا لوگوں نے سید حسین الدین شاہ کی اقتدا میں نماز جنازہ ادا کی۔ نماز عصر کے بعد آپ کو جامع مسجد رضا کے جنوبی مینار کے زیر سایہ سپرد خاک کردیا گیا۔(ماہنامہ النظامیہ ,۲۰۱۸)ہزاروی علیہ الرحمۃ نے درج ذیل کتب تصنیف وتالیف بھی فرمائیں۔ جن میں التوسل (عربی) یہ پاکستان کے علاوہ بھارت اور ترکی سے بھی شائع ہوئی ،تاریخ نجد و حجاز ، مقالات مفتی اعظم ،امام اعظم کے اجتہادی قواعد واصول اور العقائد والمسائل شامل ہیں۔

تعمیرِ شخصیت

تربیتی انداز

تعمیر شخصیت کے لئے سب سے پہلا اور لازمی امر یہ ہے کہ ایک مصلح کا انداز تربیت ایسا ہونا چاہیے کہ لوگ اس کی طرف کھچے چلی آئیں اور اس کی زبان اور کلام سے کوئی ایسا کلمہ نہ نکلے جو دوسروں کے لئے تکلیف اور دل آزاری کا سبب نہ ہو۔ مفتی رحمہ اللہ کا انداز بھی کچھ ایسا تھا کہ سامنے والا اپنی اصلاح کرنے پر مجبور ہو جاتا تھا۔ مدیر اعلیٰ ماہنامہ نظامیہ ڈاکٹر فضل حنان سعیدی فرماتے ہیں کہ ؛

"آپ کا انداز تربیت بہت نرالا تھا۔ انہوں نے اپنی مثال ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب میں نحو میر پڑھتا تھا تو زادہ عبد المصطفی ہزاروی کو سکول چھوڑنے کی میری ذمہ داری ہوتی تھی۔ مطلب گھر سے لے جانا، سکول چھوڑنا اور اس کے بعد سکول سے واپس گھر لے آنا۔ ایک دفعہ زادہ کو سکول چھوڑنے گیا تو میں نے راستے میں نحو میر زادہ کو پکڑا کر سبق یاد کرنے لگا اور میں اپنے آپ کو سائیکل چلانے میں بادشاہ سمجھتا تھا تیز رفتاری سے سائیکل چلا رہا تھا اچانک سائیکل پھسلی اور ہم دونوں گر گئے۔ زادہ کا سر ریڑھی سے جا ٹکرایا میں زادہ کو لے کر حکیم کے پاس پہنچا اور وہاں پر پٹی کروائی۔ اسی دوران کہیں سے ہمیں استاد محترم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی دیکھ لیا جب میں جامعہ پہنچا تو استاجی نے پوچھا کیا ہوا تھا میں نے اپنی غلطی چھپائی اور کہا کہ سائیکل سلپ ہو گئی تھی۔ استاد محترم نے وجہ پوچھی کہ اس کی کوئی وجہ بھی تو ہو گی ،اللہ تعالیٰ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں فرماتا۔ بہر حال استاد محترم مجھے نہ ڈانٹا کہ میں سائیکل تیز کیوں چلاتا ہوں۔"

"اسی طرح ایک اور واقعہ ذکر فرماتے ہیں کہ میں ابھی لڑکپن کی عمر میں تھا تو میں ایک دفعہ سیر کرنے کے لئے گیا اور میں نے سر سے ٹوپی اتار دی۔ تانگے پر سوار تھا تو مجھے اس حالت میں دیکھ لیا جب میں واپس آیا تو مجھے بلا کر فرمایا کہ شیشہ اتار کر لاؤ جب شیشہ لایا گیا تو آپ نے فرمایا اب ٹوپی اتار و اور

شیشے میں دیکھو میں نے دیکھا اور فرمایا کیسے لگ رہے ہو اور دوبارہ فرمایا کہ اب ٹوپی پہن کر شیشے میں دیکھو کیسے لگ رہے ہو ہزاروی کا اتنا کہنا تھا کہ میں اپنی غلطی پر نادم ہوا اور آئندہ کبھی ایسا نہ کیا پھر فرمایا اب جاؤ سبق پڑھو۔" (مجلس علماء نظامیہ پاکستان, ۲۰۲۱)

تدریسی تشغیل

ایک مدرس واستاد کے پڑھانے کا کامل اور اچھا طریقہ یہی ہے کہ وہ جس سبق کو پڑھانا چاہے اسے اس فن کے اندر مہارت اور اس کی جزئیات کی معرفت ہو تا کہ جب وہ طلبہ کو پڑھائے تو طلبہ اس کا فہم حاصل کر کے مطلوبہ نتائج تک پہنچ پائیں۔ تو اس آپ کا انداز تدریس کچھ ایسا تھا کہ سب سے پہلے اسباق کو مکمل فرماتے تھے۔ اگر کوئی ملاقات کے لیے آتا تو جب تک آپ کے اسباق تکمیل نہ ہوتی تو کسی دوسری طرف توجہ نہ فرماتے ایسا محسوس ہوتا کہ تدریس آپ کی روح کی غذا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جو بھی کتاب پڑھاتے تو پہلے کتاب اور پھر فن کی خوبیاں بتلاتے تاکہ طلباء کرام کو پڑھنے کا شوق پیدا ہو اور دوران تدریس ایسے واقعات بھی بتاتے جس سے فن کی اہمیت اجاگر ہوتی۔ آپ کا طریقہ تدریس کچھ اس طرح تھا کہ پہلے سبق کی تقریر بیان فرماتے پھر سبق کا ترجمہ بیان فرماتے۔ اگر دوران سبق کوئی مشکل مقام آجاتا تو اس کو بیان فرماتے ہوئے سبق کا خلاصہ بھی بیان کر دیتے۔ سبق کا خلاصہ کچھ اس طرح بیان فرماتے کہ طلباء سنتے ہی عش عش کر اٹھتے۔ مفتی ظہور احمد جلالی قبلہ مفتی رحمۃ اللہ علیہ کے انداز تدریس کے بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ ؛

"آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہر فن کی ایک کتاب کو خوب سمجھ کر یاد کر لو سارا فن آسان ہو جائے گا۔ آپ کا طرز عمل اور نظم وضبط بھی مثالی تھا۔ آپ کے ارشادات میں مکمل رہنمائی ہوتی تھی۔"(النظامیہ، ۲۰۲۱، ص ۲۴۲)

آپ مشکل سے مشکل کتاب نہایت عمدہ طریقے سے پڑھاتے تھے۔ آپ کی تدریس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ جن طلباء کو کافیہ پڑھاتے تھے شرح جامی پڑھنے والے طلباء ان کے پاس مشکل مقامات میں رہنمائی کے لیے آتے۔ مفتی رحمۃ اللہ علیہ اپنے تدریس میں علم کے موتی لوٹایا کرتے تھے۔ آپ اپنے شاگردوں کو شریعت پر عمل، استقامت دین اور رضائے الٰہی اپنانے کی ترغیب دلاتے۔(النظامیہ، ۲۰۱۸، ص ۱۰۷)۔ آپ کا انداز تدریس ایسا تھا کہ جو طالب علم آپ کے پاس سبق پڑھتا اسے مجال ہے کہ سبق یاد نہ ہوتا یا عبارت تیار نہ ہو۔ آپ تعلیم کے معاملہ میں بچوں پر سختی فرماتے۔ ابو ثوبان سید محمد اسد اللہ شاہ مفتی رحمۃ اللہ علیہ کے انداز تدریس کو بیان فرماتے ہیں کہ ؛

"آپ کا انداز تدریس شاندار اور جاذب ہوتا تھا کہ کسی ادنیٰ نقطے سے بھی آپ توجہ نہ ہٹاتے تھے۔ تفصیلات و جزئیات کا پورا خیال رکھتے تھے۔ طلباء کے اذہان کو چند لمحوں میں نتیجے پر پہنچا دیتے۔ دوران اسباق تحریر، تقریر، تبلیغ اور تدریس کی فکر دیتے ہوئے منزل یقین کے آخری زینے پر پہنچا دیتے ۔ یہ باور کراتے کہ مستقبل کے نقیب اور رسول کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث کے وارث اور محافظ تم ہی ہو۔"(اساتذہ جامعہ نظامیہ کی خدمات، ص ۱۴۰)

آپ جو کتاب بھی پڑھاتے اسے طلباء سے زبانی سنتے۔ اکثر طور پر پڑھی جانے والی کتاب کو مسلسل سماعت فرماتے۔ اسی لیے طلبہ فن کی جو کتاب مفتی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑھتے انہیں اس کتاب پر صحیح عبور ہوتا تھا۔ جب بھی کوئی اختلافی مسائل والا سبق ہوتا تو آپ اس پر جامع کلام فرماتے اور موضوع پر مزید علمی اور تحقیقی کلام بھی فرمایا کرتے۔ آپ طلباء کو محنت سے مطالعہ کرنے اور اسباق یاد کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔ پڑھاتے وقت پوری توجہ کے ساتھ عبارت صیغہ جات و تراکیب کے بارے میں طلباء سے سوال فرماتے۔ سبق کے تکرار اور آئندہ سبق کے مطالعے کی بار بار تاکید فرماتے۔

آپ کا انداز تدریس سادہ اور آسان ہوتا تھا۔ اگر کوئی طالب علم بھی سوال کرنا چاہتا تو سوال کر سکتا تھا اگرچہ وہ سوال بار بار ہی کیوں نہ دہرائے جب تک سمجھ نہ آتا تو مفتی اس کی تشفی کے لئے بار بار جواب عنایت فرماتے تھے۔ (النظامیہ، ۲۰۱۸، ص ۸۲)۔ مفتی رسول بخش سعیدی فرماتے ہیں کہ آپ کا انداز تدریس لاجواب اور احادیث سے مسائل کا استنباط کمال کا تھا۔ بحث اور مباحثہ کے لیے طلبا کو جوش دلانا ان کا نمایاں وصف تھا۔ حوصلہ افزائی کرنے میں وہ یکتا تھے۔ (النظامیہ، ۲۰۲۱، ص ۲۵۴)

کسی بھی کام کے اندر دلچسپی اور مہارت کے لئے یہ بات لازمی ہے کہ جب بھی وہ کام کیا جائے اسے لگن اور محنت سے کیا جائے کیونکہ اس کے بغیر اس کام میں مہارت حاصل ہوتی ہے اور نہ ہی مطلوبہ نتائج تک پہنچا جا سکتا ہے۔ مفتی علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ کوئی بھی طالب علم چاہے وہ نالائق ہو یا لائق ہو اسباق سے غیر حاضر نہ رہا کرے کیونکہ دوران سبق قبولیت کی کوئی نہ کوئی ایسی گھڑی ضرور آتی ہے کہ جس سے نالائق طالب کو بھی کامیابی سے سرفراز کر دیا جاتا ہے۔ بعد از نماز مغرب الحمد شریف اور تین بار قل شریف پڑھ کر روزانہ صالحین اور مصنفین درس نظامی کی روح کو ایصال ثواب کرتے رہنا اس سے آپ پریشانیوں سے نجات پائیں گے۔ (مقالات مفتی اعظم، ص ۱۸۶) مفتی ظہور احمد جلالی فرماتے ہیں کہ ؛

"اسلام گڑھ نزد ڈھانگری شریف میرپور میں مجھے سات آٹھ سال تدریس و خطابت کے فرائض سرانجام دینے کا موقع ملا۔ مفتی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے فرمایا کہ تمہاری جگہ اچھی بن گئی ہے۔ پڑھائی میں سستی نہ کرنا۔ اگر کوئی طالب علم سختی سے گھبرا جائے تو بھی پرواہ نہ کرنا۔ اگر ایک جائے گا تو پانچ بھیجے گا اور اسے کہے گا میں تو نہیں پڑھ سکا اگر تم نے پڑھنا ہے تو وہاں جاؤ۔" (النظامیہ، ۲۰۲۱، ص ۲۴۳)

مفتی طلباء سے فرماتے کہ آپ کو اپنے کام اور پڑھائی میں اس طرح مگن ہونا چاہیے کہ جیسا کہ آپ کو سب کچھ بھولا ہوا ہو۔ ہم آپ کے کھانے، آرام اور ہر ضروریات کا خیال رکھیں گے۔ آپ فرمایا کرتے کہ ہمارے کچھ طلباء کی مثال قوم یاجوج ماجوج کی طرح ہے وہ محنت کرتے رہتے ہیں جب کامیابی کے قریب ہوتے ہی تو وہ حوصلہ ہار جاتے ہیں۔ اگر وہ تھوڑی سی محنت جاری رکھیں تو کامیاب ہو جائیں گے۔ اسی طرح آپ کو بھی محنت سے جی نہیں چرانا چاہئے۔ حوصلہ نہیں ہارنا چاہیے۔ بلکہ ہمت کو جاری رکھنا چاہیے تاکہ آپ کامیاب ہو سکیں۔ (النظامیہ، ۲۰۲۱، ص ۲۶۰)

مفتی محمد صدیق ہزاروی بیان فرماتے ہیں؛ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ کا انداز تدریس نہایت آسان اور موثر تھا، عبارت کسی بھی طالب علم سے پڑھواتے اور یوں ہر طالب علم کو عبارت پڑھنے کے لیے تیار رہنا پڑتا تھا۔ اس کے بعد اس عبارت کا مفہوم و مطلب نہایت آسان پیرائے میں بیان کرتے۔ کسی طالب علم سے (سبق دوبارہ) بیان کرواتے تھے اور کبھی کبھی خود بیان کرنے کے بجائے طلبہ سے بیان کراتے۔ طلبہ کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کی کوشش فرماتے۔ صرف و نحو کی طرف خصوصی توجہ دلاتے حتیٰ کہ درجہ حدیث کے طلبہ سے بھی بعض اوقات نحو میر زبانی سنتے۔ آپ فرماتے کہ آپ کو جمعہ کی تقریر لمبی نہیں کرنی چاہیے۔ لوگ نہ تو سنتے ہیں نہ ہی یاد رکھ پاتے ہیں۔ جب تمام لوگ آجائیں تو ایک مسئلہ ہی بیان کر دیا کرو جو ان کو یاد رہے گا یہ پورا گھنٹہ تقریر کرنے سے بہتر ہے۔ مفتی طلباء، ائمہ، خطباء اور علماء کو دین کے راستے میں آنے والی مشکلات، تکالیف اور ہر طرح کی پریشانیوں پر صبر کرنے کی تلقین فرماتے۔ فرماتے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کے وارث ہو۔ آپ علیہ السلام کی زندگی کو سامنے رکھو کہ آپ کو

تیرہ سالہ مکی زندگی میں کس طرح کی مشکلات اور تکالیف آئیں۔ اگر تمہیں دین کے معاملے میں کوئی مشکل، پریشانی یا تکلیف آئے تو تمہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی سیرت کو اپنے سامنے رکھنا چاہیے۔

اصلاحی انداز

آپ کا اصلاح کا طریقہ کار کچھ اس طرح بھی ہوتا تھا آپ طلباء کو فرماتے جو طالبعلم بد نظمی پھیلائے گا اسے پہلے میں خود سزا دوں گا۔ پھر اس کو ناظم تعلیمات کے پاس بھیجوں گا وہ اس سے یہ پوچھیں گے کہ کیوں نظام میں خرابی کی پھر اس کے بعد ناظم اعلیٰ کے حوالے کروں گا وہ اسے ادب سکھائے گا۔ جب طالب علم ان تین مراحل سے گزرے گا تو پھر نظام میں کوئی خرابی نہیں کرے گا۔

تعمیرِ شخصیت کے اصول واسالیب

قدردانی ومردم شناسی

آپ محنتی طلباء کی قدر فرماتے اور ان کی حوصلہ افزائی میں قطعاً بخل سے کام نہ لیتے تھے۔ آپ کی نگاہ بھی ایسی مردم شناس تھی کہ آپ جس شخص کو جس ذمہ داری کے لئے مقرر فرمادیتے یا منتخب کر لیتے وہ شخص اس ذمہ داری میں پورا اترتا۔ یوں محسوس ہوتا کہ رب تعالی نے اسے اسی مقصد کے لئے پیدا کیا۔ سید محمد فاروق القادری بیان فرماتے ہیں کہ ؛

"جب میں ۱۹۶۸ میں پنجاب یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم کے لئے داخل ہوا تو مجھے جامعہ نظامیہ کا علمی ماحول اور مفتی کی خوبصورت صورت چین سے نہ بیٹھنے دیتی۔ میں نے ہر دوسرے تیسرے جامعہ نظامیہ رضویہ جانے کا معمول بنالیا۔ جب میں حاضر ہوتا مفتی رحمۃاللہ علیہ رحمتہ اللہ علیہ کے دفتر میں پہنچتا۔ آپ اپنے شاگردوں مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، مولانا حافظ عبدالستار سعیدی، مولانا محمد صدیق ہزاروی اور دوسرے اساتذہ و طلباء کو بلوا لیتے کہ زادہ تشریف لائے ہیں۔ پھر ہماری علمی اور روحانی محفل دیر گئے تک جاری رہتی۔" (النظامیہ، ۲۰۲۸، ص۹۹)۔ فاروق القادری کا شمار غزالی زماں رحمۃاللہ علیہ کے اجلہ تلامذہ میں ہے۔ اللہ تبارک وتعالی نے آپ کو مردم شناسی کا خاص ملک عطا فرمایا تھا۔ افراد میں مخفی جواہر اور چھپی صلاحیتوں کو جان لیا کرتے تھے۔ جس کی جو ڈیوٹی لگاتے اسے بھرپور اعتماد عطا فرماتے اور اس کی پشت پناہی فرماتے۔

خدمت دین کی ترغیب

آپ اپنے طلباء کو دین متین کی خدمت کرنے کی ترغیب دلاتے تھے اسی طرح کا ایک اور اپنا واقعہ مفتی ہدایت اللہ پسروری ذکر کرتے ہیں کہ جب ۱۹۷۵ میں مفتی اعظم ملتان تشریف لائے تو میں اور میرے دوست استاد سے ملاقات کے لئے گئے۔ ملاقات کی تو استاد نے فرمایا کہ ملتان میں درس نظامی کا کام مضبوط ہونا چاہیے مفتی ہدایت اللہ پسروری نے عرض کی استاد محترم مدرسہ چلانے کے تقاضے کیسے پورے کروں گا یہ میرے بس میں نہیں۔ لوگوں سے رابطہ تعلق بھی نہیں۔ میں ادارہ کیسے چلاؤں گا کیسے اس کا انتظام وانصرام کروں گا آپ نے اپنی مثال دیتے ہوئے کہا کہ مولانا نہ تو میں خطیب ہوں نہ سیاستدان نہ ہی کوئی عوام کے ساتھ رابطہ ہے پھر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ جامعہ چل رہا ہے آپ تو ماشاءاللہ خطیب بھی ہیں، سیاسی لوگوں سے

رابطہ بھی ہے اور عوامی محاذ پر بھی آپ کی جان پہچان ہے ۔ ادارہ بناؤ اور خوب محنت سے کام کرو اللہ تعالی آسانیاں پیدا فرمائے گا۔(النظامیہ،۲۰۱۸،ص۸۳)

مفتی ہدایت اللہ پسروری رحمۃ اللہ علیہ اپنا واقعہ ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ؛

"ایک مرتبہ میں استاد محترم مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے آمد کی وجہ پوچھی۔ میں نے بتلایا تو فرمایا کہ مولانا واپس جائیں اور طلبہ کی تعلیم پر توجہ دیں۔ اللہ تعالی پر توکل کریں اور دین کی خدمت کریں۔ ایک مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر میں آپ کا نوکر بن جاؤں آپ میرے روٹی کپڑا مکان ہر چیز کی ضرورت کو پورا کریں گے اسی طرح اگر آپ اللہ تعالی کے دین کی خدمت کریں تو وہ ہر چیز کا ذمہ دار خود ہو جائے گا اور آپ کو کسی قسم کی تکلیف بھی نہ ہو گی۔"(النظامیہ،۲۰۱۸،ص۱۲۶)

تزکیہ باطن کی تلقین

مفتی اپنے طلبا کو درسی علوم کے ساتھ ساتھ روحانی علوم کی طرف بھی متوجہ فرماتے تھے لیکن آپ ان کو فرماتے کہ پہلی حیثیت ظاہری علوم کی ہے اللہ تعالی جس پر کرم فرماتا ہے اسے باطنی علوم بھی عطا فرمادیتا ہے اسی وجہ سے ہمیں باطن کو صاف رکھنا چاہیے۔

حوصلہ افزائی کا جذبہ

حوصلہ افزائی سے ناکارہ لوگ بھی کار آمد بن جاتے ہیں۔ اگر افراد کی تذلیل کی جائے تو صلاحیت رکھنے والے لوگ بھی ہمت ہار جاتے ہیں۔ مفتی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالی نے حوصلہ افزائی کا بہترین ملکہ عطا فرمایا تھا۔ سید غلام مصطفی عقیل شاہ بیان فرماتے ہیں کہ ؛

"جب میں ڈسٹرکٹ خطیب محکمہ اوقاف بنا تو میں جب جامعہ میں حاضر ہوا پس آپ نے میری بہت عزت افزائی فرمائی۔ میں نے عرض کی یہ افسری آپ کی جوتیاں سیدھی کرنے کی بدولت ملی ہے تو استاد نے فرمایا ٹھیک ہے مگر اللہ نے تمہیں عزت دی تو تمہاری عزت کرنے میں کیا حرج ہے۔"(النظامیہ،ص۲۰۲۱،ص۲۳۸)

تعمیرِ شخصیت کی عملی مثالیں

رجال سازی

ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ خود اگرچہ مسند تدریس سے وابستہ تھے لیکن رجال کی تیاری میں بھی مشغول رہے۔ اگر کسی میں سیاست کا جوہر دیکھتے تو اس کی تربیت فرما کر میدان سیاست میں اتارتے۔ کسی میں تصنیف اور تالیف کا ذوق دیکھتے تو اسے تصنیف اور تالیف پر لگا دیتے۔ جس میں تدریس کی قابلیت دیکھتے تو اسے مدرس بنا دیتے۔ ان حضرات کو اکیلا نہ چھوڑتے بلکہ آپ انہیں مفید مشوروں سے نوازتے۔(النظامیہ،۲۰۱۸،ص۱۳۰)

علمی منصوبوں میں عملی شرکت

ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے بے شمار اور اہم کارنامے سرانجام دیئے۔ ان ہی کارناموں میں آپ نے تنظیم المدارس اہل سنت کی ترقی اور عروج میں اپنا کردار ادا کیا وہ ناقابل فراموش ہے۔ آپ کی انتھک محنت کا نتیجہ تھا کہ جب سے آپ کو تنظیم المدارس اہلسنت کی نظامت سونپی گئی تو آپ نے بلاشبہ اس کی ترقی و کامیابی میں بھرپور کردار ادا کیا۔ مفتی رحمتہ اللہ علیہ کو اللہ تعالی نے بے شمار کمالات سے نوازا انہی کمالات میں سے ایک یہ کہ آپ نے قابل منتظم کی

حیثیت سے جامعہ نظامیہ رضویہ کے انتظام وانصرام میں بڑی دور اندیشی اور مہارت سے کام لیا جس کی وجہ سے جامعہ نظامیہ رضویہ کو شہرہ آفاق مقبولیت ملی۔ آپ نے جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے ساتھ ساتھ جامعہ نظامیہ ضویہ شیخوپورہ کا جدید اور عظیم کیمپس بنایا اور اس کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔

رضا فاؤنڈیشن کا قیام

فتاوی رضویہ شریف جو کہ اعلی امام احمد رضا خان فاضل بریلی کا عالم اسلام کے لئے عظیم علمی تحفہ ہے۔ مفتی قبلہ نے اس عظیم فتاویٰ کی تخریج وتدوین کے لیے رضا فاؤنڈیشن کا قیام عمل میں لائے اور اس فاؤنڈیشن نے اعلیٰ عظیم البرکت کے عظیم فتاوی اور دوسری کتب کو نہایت حسین انداز میں شائع کیا۔ (النظامیہ، ۲۰۱۸، ص ۲۸)

تحقیق میں جدت وندرت

آپ اپنے تلامذہ کو تحقیق کے اصولوں میں جدت اور ندرت پیدا کرنے کی ترغین دلاتے اور اس کے طریقے بھی بتلاتے۔ اس سلسلہ میں مولانا سید غلام مصطفی عقیل بخاری لکھتے ہیں کہ جب ہم دورہ حدیث شریف کی کلاس میں پڑھتے تھے تو آپ نے ہم تین طلبہ مجھے، مولانا حافظ عبدالستار سعیدی اور مولانا صدیق ہزاروی کو تین مضامین لکھنے کے لئے فرمایا اور آپ کا یہ انتخاب صحیح ثابت ہوا جس کی دلیل یہ ہے کہ ہم تاحال قلم اور قرطاس کے رشتہ سے استوار ہیں۔ (اساتذہ جامعہ نظامیہ کی تصنیفی خدمات، ص ۱۸۰)

تحقیقی جذبہ

مفتی علیہ الرحمۃ نے اپنے تلامذہ کو تصنیف وتالیف کے میدان میں اتارا۔ آپ جس میں تصنیفی جوہر دیکھتے اس کو تصنیف وتالیف پر لگا دیتے۔ مولانا غلام رسول سعیدی رحمہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں؛

"مجھے مفتی رحمۃاللہ علیہ نے فرمایا کہ تنظیم المدراس اہل سنت کے نصاب میں صحاح ستہ کی جو کتب حدیث ہیں، ان کے مصنفین کے تعارف کے لیے آپ ایک کتاب لکھ دیں جس میں مصنفین صحاح ستہ کے علاوہ دیگر آئمہ حدیث کا بھی تذکرہ ہو خصوصاً امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح اور آپ کی علم حدیث میں خدمات تذکرہ کیا جائے۔ ان کے ارشاد کے مطابق میں نے "تذکرۃ المحدثین" کے نام سے ایک کتاب لکھنی شروع کی۔ میں نے اس کتاب کے ہر باب کو قبلہ مفتی کو پڑھ کر سنایا۔ آپ نے میری حوصلہ افزائی بھی فرمائی ساتھ ہی مجھے مزید مشوروں سے نوازا۔ مفتی علیہ الرحمہ نے اس کتاب کے شروع میں ایک مقدمہ تحریر کیا۔ جب یہ کتاب مکمل ہوگئی تو آپ علیہ الرحمہ نے عبدالحکیم شرف قادری رحمۃاللہ علیہ سے فرمایا اس کتاب کو مکتبہ قادریہ کی طرف سے شائع کر دیں، پھر بعد میں یہ کتاب بڑی آب وتاب کے ساتھ فرید بک سٹال اور دیگر اداروں کی طرف سے بھی شائع ہوئی۔"

"اسی طرح مفتی علیہ نے مفتی منیب الرحمن سے فرمایا کہ آپ ایک ٹھوس علمی اور فقہی کتاب لکھیں تو مفتی منیب الرحمان نے "تفہیم المسائل"، لکھی جو کہ اب دس جلدوں پر مشتمل ہے۔"

"اسی طرح عبدالحکیم شرف قادری سے کہا آپ احسان الہی ظہیر کی کتاب البریلویہ کا جواب لکھیں۔ شرف نے اس کا بہت مدلل جواب لکھا۔ اسی طرح مفتی محمد صدیق ہزاروی کو "تعارف اہل سنت"، لکھنے کے کا حکم فرمایا۔ حافظ محمد عبدالستار سعیدی کو "تصانیف علماء اہلسنت لکھنے کے لیے کہا سو یہ دونوں بھی تصنیف کی گئیں اور شائع بھی ہو چکی ہیں۔ الغرض مفتی رحمۃاللہ علیہ جس شخص میں جو خوبی یا صلاحیت دیکھتے اسے اسی طرف لگا دیتے۔"

مفتی علیہ الرحمۃ کی عادت مبارک تھی کہ آپ مصنفین کی بہت حوصلہ افزائی فرماتے تھے کوئی معمولی سا کام بھی کرتا تو اس کی کاوش کو خوب سراہتے اور مزید کام جاری رکھنے کی بھی نصیحت فرماتے تھے۔ مولانا پروفیسر عطاء الرحمن قادری رضوی تحریر فرماتے ہیں؛

"مفتی مصنفین و محققین خصوصاً نئے قلمکاروں کی بہت حوصلہ افزائی فرماتے میری کتاب ''سیرت صدرالشریعہ شائع ہوئی تو بہت خوش ہوئے۔ نہایت خوبصورت عالمانہ تبصرہ لکھا اور تاکید فرمائی کہ یہ کتاب ہمیشہ مارکیٹ میں موجود ہونی چاہیے۔" (النظامیہ، ۲۰۱۸، ص ۴۲)

اہل قلم طلباء کی فکری و قلبی تربیت

مفتی رحمۃ اللہ علیہ پر تدریس کے ساتھ اپنے ذہین طلباء میں کام کا جذبہ بھی بیدار فرماتے۔ جن میں محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ، حافظ عبدالستار سعیدی خادم حسین رضوی اور مفتی محمد صدیق ہزاروی کو تدریس کے ساتھ ساتھ فتاوی جات میں مشغول رکھتے۔ وقت نے یہ ثابت کیا کہ یہ علمائے کرام جہاں تدریسی میدان میں عظیم مدرس ہوئے وہاں انہوں نے تصنیفی میدان میں بھی اپنی شہرۂ آفاق حیثیت حاصل کی۔ (النظامیہ، ۲۰۲۱، ص ٦١)۔ مفتی رحمۃ اللہ علیہ کا انداز تربیت بھی بھرپور تھا۔ آپ اہل قلم تلامذہ کی ذہنی و قلبی تربیت کے لیے مختلف ذرائع بھی اختیار فرماتے۔ اسی ذہنی تربیت کے لیے انہیں جہاں لکھنے کا اسلوب سکھایا ساتھ انہیں فارغ التحصیل ہونے کے بعد پنجاب کے دورے پر بھجوایا ان طلباء نے نامور اساتذہ حدیث سے حدیث پاک پڑھنے کی سعادت حاصل کی وہاں انہوں نے اداروں کے سربراہوں سے ملاقاتیں بھی کی اور کامیاب زندگی کے اصول سیکھے۔ (مقالات مفتی اعظم، ص ۲۳۷)۔ سید غلام مصطفی عقیل بخاری فرماتے ہیں کہ؛

"ایک دفعہ فتوی لکھنے میں میری توجہ نہ رہ جس پر نے مجھے تنبیہ فرمائی۔ میں نے وہ فتویٰ واپس لے لیا اس پر آپ نے میری تحسین فرمائی۔ میں نے فتوی نویسی کی تربیت مفتی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔"

اہل قلم کو فتوی نویسی کے اصول سکھانا

مولانا حافظ قاری تاج محمد نقشبندی فرماتے ہیں کہ؛

" ایک مرتبہ میں مفتی سے ملنے کے لیے حاضر خدمت ہوا۔ وہاں ایک شخص نے فتویٰ طلب کیا تو مفتی نے سوال نامہ مجھے پکڑا دیا کہ اس کا جواب لکھ کر لاؤ۔ میں گھبرا گیا کہ مجھے نہ لکھنے کا تجربہ ہے نہ میں مفتی ہوں فراغت پاتے ہی میں مفتی کے کمرے سے نکل کر استاد حافظ عبدالستار سعیدی کے کمرے میں آ گیا۔ سارا ماجرا انہیں سنایا تو آپ نے کہا کہ فتاوی رضویہ دیکھو اور جو مناسب سمجھو جواب لکھو مجھے بھی ایک بار دکھا لینا۔ میں نے جواب لکھا اور استاد کو چیک کرانے کے بعد مفتی کی خدمت میں پیش کر دیا تو مفتی نے اس پر مہر لگائی اور قبول فرمالیا۔" (النظامیہ، ۲۰۲۱، ص ۲۹۳)

محققین طلباء کو تحقیق کی طرف رغبت دلانا

مفتی آپ اپنے طلبا کو تصنیف و تالیف کی طرف بھی راغب کرتے اسی سلسلہ کی ایک کڑی یہ ہے کہ آپ نے محدث اعظم پاکستان کے نام سے دو جلدوں کا ایک سیٹ، و دیگر کتب اپنے تلامذہ سے لکھوا کر سے شائع فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے محنت اور محبت سے مسلسل کام فرمانے کے خو گر تھے۔ آپ نے حسن تدبر کے ساتھ طلباء میں دینی تعلیم اور خدمت دین کی تڑپ پیدا کی۔ آپ طلباء کو بڑا عالم بنانے کے لئے اپنی تحریر شدہ کتابیں انہی کے نام سے شائع کرواتے تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو اور کام کرنے کا جذبہ بھی پیدا ہو۔ (النظامیہ، ۲۰۱۸، ص ۱۰۳)

غریب طلباء کی مالی کفالت

سید غلام مصطفیٰ عقیل بخاری فرماتے ہیں کہ ؛

"میں جب جامعہ میں داخل ہوا تو میں نے اپنی مالی کمزوری کا تذکرہ مفتی کو نہ کیا۔ لیکن میں مشکلات کا شکار رہتا تھا۔ مفتی رحمۃاللہ علیہ نے میری مالی ضرورت کو از خود محسوس کیا اور مجھے دو جگہ ٹیوشن پڑھانے کے لئے مامور فرمایا۔ اس کا مجھے مالی فائدہ بھی ہوا کچھ ماہانہ نقدی بھی ملنے لگی۔ پھر میرے لئے امامت و خطابت کا بندوبست بھی فرمایا اور میں نے وہاں تین چار سال تک امامت اور خطابت کے فرائض سر انجام دیئے۔ اسی طرح جب میں تحریک ختم نبوت میں قید ہو گیا تو مفتی نے میری رہائی کے لئے ضمانت کا بندوبست بھی فرمایا۔"

تعلیمی کفالت

مفتی رحمۃاللہ علیہ طلباء کی تعلیمی لحاظ سے کفالت بھی فرماتے تھے۔ اسی سلسلہ میں ایک دفعہ مفتی رحمۃاللہ علیہ صدر ضیاء الحق سے ملاقات میں اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں طلبہ کے داخلے کے حوالے سے آگاہ کیا۔ چنانچہ صدر ضیاء الحق نے سیکرٹری یونیورسٹی سے رابطہ کر کے طلبہ کو یونیورسٹی میں داخلہ دینے کا آرڈر دیا۔ مفتی رحمتہ اللہ علیہ نے تمام مدارس اہل سنت میں اطلاع فرمائی کہ مدارس والے اپنے طلبا کو یونیورسٹی میں داخل کرائیں جب یونیورسٹی میں طلبا نے داخلہ لیا تو داخلہ ٹیسٹ میں جامعہ نظامیہ رضویہ سے تعلق رکھنے والے دو طلباء پہلی اور دوسری پوزیشن پر آئے۔

تعمیر شخصیت میں آپ کی تعلیمات کا اثر یہ ہوا کہ آپ کی دی ہوئی فکر کو آپ کے تلامذہ لیکر آگے چلے۔ ملک کے طول و عرض میں مراکز علمیہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ دینی و رفاہی تنظیموں کے بنیاد ڈالی گئی ان کے تحت ملکی ترقی، دینی تعلیمات کے فروغ کے ساتھ ساتھ بہت سی رفاہی خدمات بھی انجام دی گئیں۔ مفتی کی روحانی اولاد ہزاروں کی تعداد تک جا پہنچی ہے۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔ ادیب شہیر محمد عبدالحکیم شرف قادری، سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، مفتی محمد منیب الرحمن، صدر تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان، مفتی گل احمد خان عتیقی، مفتی فضل سبحان قادری، حافظ محمد عبدالستار سعیدی، شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، ظہور احمد جلالی مانگامنڈی، مناظر اسلام مولانا عبدالتواب صدیقی سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، امیر المجاہدین حافظ خادم حسین رضوی سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، ڈاکٹر فضل حنان سعیدی شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی منہاج القرآن یونیورسٹی لاہور، زادہ عبدالمصطفی ہزاروی، ناظم اعلی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہل سنت، زادہ مولانا عبدالمرتضی، ناظم اعلی جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ، سردار احمد حسن سعیدی، ناظم تعلیمات جامعہ رضویہ ضیاء العلوم ،راولپنڈی وغیرہ۔

سفارشات

ہزاروی علیہ الرحمۃ نے جو افراد تیار کئے اور انہیں مختلف میادین میں اس طرح لگایا کہ وہ اسی فن کے ماہر گردانے گئے۔ بلاشبہ معاشرے کے بہترین فرد کی تیاری کے لئے ذہنی تربیت ناگزیر امر ہے جس کے لئے حکمت و تدبیر اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ ہزاروی رحمۃاللہ علیہ نے کلاس رومز سے عوامی سطح تک ہر شعبہ میں ذہنی تربیت سازی کی اور فرد سازی میں مثبت کردار ادا کیا۔۔ ہزاروی کی تعلیمات کو مد نظر رکھتے ہوئے سرکاری و نجی اداروں بالخصوص

ماہرین تعلیم، اساتذہ کرام اور دیگر پالیسی ساز ادارے عملی اقدامات کر سکتے ہیں۔ خاص طور پر مدرسہ و مکتب میں ہزاروی رحمۃاللہ علیہ کی تعمیرِ شخصیت اور اس کے احسن اسالیب متعارف کروانے کی ضرورت ہے تاکہ نوجوان معلمین نسل نو کی تعلیم و تربیت میں عملی اطلاق کر سکیں۔

حواشی و حوالہ جات

ماہنامہ النظامیہ، مفتی اعظم نمبر، اگست ۲۰۱۸، مجلس علماء نظامیہ پاکستان، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور

"Māhnamah al-Nizāmiyah, Muftī Aʿẓam Number, Agast 2018, Majlis ʿUlamāʾ Nizāmiyah Pākistān, Jāmiʿah Nizāmiyah Riḍawiyyah, Androon Lohārī Darwāzah, Lāhaur".

مجلس علماء نظامیہ پاکستان.(2021).النظامیہ، اگست- ستمبر 2021، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور۔

"Majlis ʿUlamāʾ Nizāmiyah Pākistān. (2021). Al-Nizamiyya, Agast-SeptemberJāmiʿah Nizāmiyah Riḍawiyyah, Androon Lohārī Darwāzah, Lāhaur".

اساتذہ جامعہ نظامیہ رضویہ کی تصنیفی خدمات (مقالہ برائے ایم فل پنجاب یونیورسٹی لاہور)

Textual service of Teachers of Jāmiʿah Nizāmiyah Riḍawiyyah, (Thesis of MPhil Punjab University Pakistan.

ہزاروی , مفتی عبدالقیوم ,العقائد والمسائل،، ناشر مکتبہ قادریہ لاہور

Al-Aqāʾid wal Masāʾil., Mufti Abdul Qayyum Hazarvi,. (n.d.). Lāhaur Pakistān: Maktaba Qādiriya Urdu Bazar.

سعیدی، حافظ محمد حبیب احمد، باروی، قاری محمد طاہر عزیز، مقالات مفتی اعظم، بزم رضا: جامعہ نظامیہ لاہور

Saeedi, Hafiz Muhammad Habib Ahmad, Barvi, Qari Muhammad Tahir Aziz, Maqalat-e-Mufti Azam, Bazm-e-Raza: Jamia Nazimiyah Lahore.